بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ، انچارج شعبہ تصنیف۔ مدیر: نعیم احمد نیرؔ۔ معاون: عبد القیوم کھوکھر۔ کمپوزنگ: کاشف محمود۔ پروف ریڈنگ: م شاہین

جلد نمبر 16۔ شمارہ نمبر 2۔ ماہ تبلیغ، 1390 ہجری شمسی بمطابق فروری 2011ء

قرآن کریم

(ترجمہ از تفسیر صغیر) اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ (کسی قوم کی) عورتیں دوسری (قوم کی) عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں۔ ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم یا حالات والی) عورتیں ان سے بہتر ہوں اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے یاد کیا کرو، کیونکہ ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانا ایک بہت ہی بُرے نام کا مستحق بنا دیتا ہے (یعنی فاسق کا) اور جو بھی توبہ نہ کرے وہ ظالم ہوگا (سورۃ الحجرات آیت ۱۲)

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است

جرمنی بھر میں مسلم جماعت ہائے احمدیہ کے ممبران کی غیر مذاہب کے بوڑھے و بیمار افراد سے ملاقات و تیمارداری

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا ''مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است''

آپکی اس خواہش کی پیروی اور عین اسلامی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جرمنی بھر میں مسلم جماعت ہائے احمدیہ کے ممبران نے غیر مذاہب کے بوڑھے و بیمار افراد سے اولڈ ہاؤس میں ملاقات و تیمارداری کی، ان کو پھولوں اور خوشنما کارڈوں وغیرہ کے تحائف پیش کئے۔

جرمنی میں سال کے آخر میں کرسمس کے موقع پر وہ لوگ بھی جو سارا سال مصروف رہتے ہیں اور اپنے والدین کی خبر گیری کے لیئے جانے سے قاصر رہتے ہیں، اولڈ ہاؤس کا رُخ کرتے ہیں۔ مگر مادیت کے اِس دور میں بے شمار بیمار و لاغر بوڑھے والدین اپنی اولاد کو دیکھنے کے لیئے ترستے ہیں۔ اس موقع پر ان کی دلداری کے لیئے احمدی بچے و بچیاں اُن کو اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے خوشنماء کارڈ دیتے ہیں، اُن کو نظمیں سناتے ہیں۔ یہ لمحات اُن کے لیئے کس قدر خوش کن ہوتے ہیں، الفاظ میں اسکو سمویا نہیں جاسکتا، صرف دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

آمدہ رپورٹوں سے کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

شہر ہمبرگ میں ۳ حلقہ جات Fühlsbüttel, Billstedt,Pinneberg کے مختلف گروپس نے مختلف آلٹن ہائمز کا وزٹ کیا۔ ان کو پھولوں کے تحفے اور پاکستانی کھانے پیش کئے، جماعتی تعارف کروایا۔ جرمن نظمیں بچیوں نے دلکش انداز میں پڑھ کر سنائیں۔ die Reform پمفلٹ بھی ان کو پیش کئے گئے۔

جماعت Nürnberg میں ۲۴ دسمبر کو ۳ فیملیز نے بچوں کے ساتھ ایک آلٹن ہائیم کا وزٹ کیا۔ بچوں نے ان بوڑھے افراد میں پھول تقسیم کئے اور ان کا حال احوال پوچھا۔ نئے سال کے ۱۵ کارڈ مختلف افراد کو دیئے۔

جماعت Büdingen نے آلٹن ہائم میں پھول اور تقریباً ۱۰۰ کے قریب die Reform پمفلٹ تحفتاً دیئے۔

جماعت Nidda میں ۱۸ دسمبر کو آلٹن ہائم کا وزٹ کیا گیا اور تقریباً ۱۰۰ کی تعداد میں پھول پیش کئے گئے۔ اسی طرح ,, محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں'' کے سٹکر تقسیم کئے گئے۔ صدر صاحب جماعت اور سیکرٹری صاحب تبلیغ نے احمدیت سے متعلق انہیں تفصیل سے بتایا آلٹن ہائم والے بہت خوش تھے اور خوشی سے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ تصاویر بھی بنائی گئیں۔ اخبار میں بھی خبر شائع ہوئی۔

باقی صفحہ ۳ پر

حدیث

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوکر باواز بلند فرمایا کہ:

''اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا، انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو طعن وتشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کرکے اس کو ذلیل ورسوا کردیتا ہے۔''

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب جاء فی تعظیم المومن، بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ نمبر 705, 706 حدیث نمبر 888)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جو عورتیں کسی اور قوم کی ہوں ان کو دوسری عورتیں حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں اور نہ مرد ایسا کریں کیونکہ یہ دل دُکھانے والی بات ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کرے گا۔ یہ بہت بُری خصلت ہے۔ یہ ٹھٹھا کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت بُرا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر کوئی ایسی بات ہو جس سے دل نہ دُکھے وہ بات جائز رکھی ہے۔ جہاں تک ہوسکے ان باتوں سے پرہیز کرے''۔ (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۵۶)

سیاست وحکومت کو مذہبی امور میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیئے

۲۲ دسمبر کو شہر Reutlingen میں مذہبی اُمور کی ایک پروفیسر نے تمام مذاہب کے پیروکاروں کو ایک جگہ اکٹھا ہونے کی دعوت دی۔ اس پروگرام میں خاکسار کے علاوہ محترم بشارت احمد صاحب صدر صاحب جماعت اور محترم زونل قائد صاحب شامل ہوئے۔ اس پروگرام میں ترکی مسلمانوں کے علاوہ عیسائی، یہودی، بہائی فرقہ کے ممبران نے بھی شرکت کی۔ تین اخبارات کے نمائندگان اور نیشنل اسمبلی کے ایک ممبر بھی تشریف لائے تھے۔ اس میٹنگ کا مقصد یہ بیان کیا گیا تھا کہ کیسے سارے مذاہب اور فرقہ کے لوگ امن کے ساتھ اکٹھے زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ صدر مجلس (جو خاتون پروفیسر تھیں) نے کہا کہ بین الاقوامی سطح پر ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ اسلامی ملکوں میں عیسائیوں کے ساتھ جو ظلم ہورہا ہے اس کو روکا جائے۔ حاضرین سے انہوں نے رائے مانگی۔ خاکسار نے سب سے پہلے عرض کیا کہ ان ملکوں میں احمدی مسلمانوں پر بھی ظلم ہورہا ہے جس کی خوفناک شکل حال ہی میں ہونے والے واقعہ لاہور کی صورت میں دیکھی جاسکتی ہے۔ کوئی مذہب یہ نہیں سکھاتا کہ دوسرے مذاہب سے ظلم کا سلوک کیا جائے۔ بلکہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی تمھارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال بھی آگے کردو۔ اس کے علاوہ باری آنے پر مکرم صدر صاحب جماعت نے حاضرین کو تفصیل سے جماعت کا تعارف کروایا اور یہ باور کروایا کہ حکومت کو مذہبی امور میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیئے۔ حاضرین نے بھی اس مؤقف کو سراہا۔ یہ پروگرام دو گھنٹے تک جاری رہا۔ (رپورٹ۔ حامد محمود سیکرٹری تبلیغ Reutlingen)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔'' (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۶۱)

خلاصہ تقاریر برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء

تلخیص، مرزا عبدالحق

خلافت، اتحادِ اُمت کی ضمانت ہے

معروف قلمقار، روزنامہ الفضل ربوہ کے مدیرِ اعلیٰ، مربی سلسلہ عالیہ، درسگاہ شاہدین جامعہ احمدیہ کے سابق مدرس مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے اتحاد امت مسلمہ کیلئے خلافت کی اہمیت وافادیت کو حبل اللہ قرار دیتے ہوئے تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمانؓ کے اس مقولہ کے حوالہ سے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا جو آپؓ نے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا۔ جب باغی حضرت عثمانؓ سے منصب خلافت چھوڑنے کا مطالبہ کر رہے تھے اور قتل کی دھمکیاں بھی دے رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا! ''اگر تم نے مجھے قتل کردیا تو بخدا میرے بعد تم میں کبھی اتحاد قائم نہیں ہو گا......کبھی متحد ہو کر نماز نہیں پڑھ سکو گے اور نہ اکٹھے ہو کر دشمن سے مقابلہ کر سکو گے۔'' (طبری) پھر ایسا ہی ہوا کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد 5 سال کی باہمی لڑائیوں نے خلافت کی صف لپیٹ دی۔ یہود و نصاریٰ کی طرح امت محمدیہ فرقہ در فرقہ تقسیم ہوتی چلی گئی۔ کفر سازی اور باہمی نفرتوں کا ایسا سلسلہ شروع ہوا جو آج تک جاری ہے۔ پس آسمانی حبل اللہ یعنی نبوت پھر خلافت امت کے اتحاد کی ضمانت بنتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک ہزار سال تک امت مسلمہ انتشار اور زوال کا شکار رہی۔ مخبرِ صادق ﷺ نے مسیح موعودؑ کے ذریعہ خلافت علی منہاج نبوۃ کے قیام کی بشارت بھی دی تھی۔ جس نے اسلام کو دیگر ادیان پر عالمگیر غلبہ عطا کرنا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کے سوا باقی سب مذاہب نیست و نابود کر دے گا۔'' (ابوداؤد)

فاضل مقرر نے برصغیر پاک و ہند کے نامور مؤرخ علامہ سلیمان ندوی کے اتحاد امت پر تجزیہ کا ذکر کیا۔ وہ لکھتے ہیں۔ ''مسلمانوں کا سیاسی انتشار اب کچھ چھپا راز نہیں۔ ہم نے پہلے مسلم لیگ بنائی۔ پھر تحریک خلافت قائم کی۔ پھر جمعیت (علمائے ہند) کھڑی کی۔ بعد ازاں مسلم کانفرنس کو پیدا کیا۔ پھر جماعت احرار میدان میں آئی۔ ان میں سے ہر ایک کو مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی کا دعویٰ ہے۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کا کوئی پروگرام اب تک نہ قابل عمل ہو سکا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ ضرورت ہے کہ ایک انجمن قائم کی جائے۔''

اسی طرح کا واقعہ مسیح اول کے زمانہ میں پیش آیا جب یہودی 71 فرقوں میں تقسیم تھے۔ تو امت موسوی کے خاتم الخلفاء نے خدا کے حکم سے انہیں ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا۔ آج بھی یہی واقعہ رونما ہو رہا ہے۔ خدا نے امت محمدیہ میں چودھویں صدی کے سر پر اپنے مہدی و مسیحؑ و خاتم الخلفاء کو حکم دیا۔ ''سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو دین واحد پر۔''

اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو دعا سکھائی ''اے اللہ امت محمدیہ کی اصلاح فرما دے۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے الہاماً خبر دی کہ ''نام نہاد مسلمانوں کو دوبارہ مسلمان کیا جائے گا''۔ مقدس آقا رسول اللہؐ نے اپنے نائب کو اطلاع دے رکھی تھی کہ اتحاد امت کیلئے علماء سے تعاون کی امید نہ رکھنا۔ ''وہ تو زمین پر بدترین مخلوق ہوں گے۔''

حضرت ابن عربیؒ نے پیشگوئی کی تھی کہ ''جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو علماء زمانہ سے بڑھ کر ان کا کوئی کھلا دشمن نہیں ہوگا۔''

اتحاد امت اور غلبہ اسلام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے خبر پا کر اطلاع دی تھی کہ یہ عظیم کام خلافت کے ذریعہ پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ اسلام کے چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ کی پیشگوئی ہے کہ ''جب قائم آل محمدؐ یعنی امام مہدی آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اہل مشرق و مغرب کو جمع کر دے گا۔''

اسلام کے دورِ ثانی میں چوتھے خلیفہ کے ہاتھوں MTA (ٹیلی ویژن) کے ذریعے وحدت الاقوام کے نئے دور کا آغاز ہوا۔ اور آج ہم سب مل کر ایک امام، خلافت احمدیہ کے مظہر خامس سیدنا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر اکٹھے ہیں۔

جناب عبدالسمیع صاحب نے مخالفین کا حضرت مسیح موعودؑ پر اعتراض کہ آپ نے بھی تو نیا فرقہ بنایا ہے کا جواب آپ علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں دیا۔ ''میری مثال تو اس درزی کی ہے جو کپڑے کو قینچی سے کاٹ رہا ہوتا ہے اور نادان سمجھتا ہے کہ وہ اسے برباد کر دے گا مگر دراصل وہ اس کی مدد سے خوشنما اور دیدہ زیب لباس تیار کر رہا ہوتا ہے۔''

مسلم دانشور اہل قلم میں سے انجینئر معیز مولوی عبدالرحیم اشرف، ڈاکٹر ضیاء الدین القاہرہ یونیورسٹی نے ضرورتِ خلافت پر کھل کر اظہار کیا ہے کہ امت مسلمہ کی ابتری کا علاج صرف خلافت علی منہاج النبوۃ ہے۔ اور یہ محض ایک تمنا نہیں بلکہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔

خدا تعالیٰ نے وہ موعود خلافت احمدیہ قائم کر دی ہے جو زمین کے کناروں تک 195 ملکوں میں اسلام کا جھنڈا لہرا رہی ہے۔ 100 سے زائد زبانوں میں قرآن کے تراجم کر چکی ہے۔ مساجد کی تعمیر جگہ جگہ ہو رہی ہے۔ اور اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کیلئے کوشاں ہے۔ 1911 میں نماز جمعہ کیلئے دو گھنٹے کی رخصت پر میموریل پیش ہوا۔ 1928 میں دشمنان اسلام کے آنحضرتؐ پر کیچڑ اچھالنے کے بالمقابل پہلا عالمگیر یوم سیرت النبی ﷺ منایا گیا جس میں غیر مسلم اکابرین نے بھی حصہ لیا۔ 1931 میں مسلمانان کشمیر کے حقوق کیلئے کشمیر کمیٹی کا قیام ہوا جس کا حضرت مصلح موعودؓ کو صدر بنایا گیا۔ 1948 میں آپؓ نے مسئلہ فلسطین پر عالم اسلام کو کتابچہ ''الکفر ملة واحدة'' سے جھنجوڑا۔ بین المذاہب یگانگت کیلئے پیشوایان مذاہب کے جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے۔ مشاورت کا نظام جاری ہے۔ غرضیکہ خلافت احمدیہ کے پاس ایسے جانثار ہیں جو جان، مال، وقت اور عزت کو ہر وقت قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

''میں خدا کی قسم کھا کر اس مسجد میں اعلان کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کو امت واحد بنانے کا کام خدا تعالیٰ نے اس دور میں خلافت احمدیہ کے سپرد کر دیا ہے۔'' (12، اگست 1993)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیغام صد سالہ جوبلی کے موقع پر فرمایا۔

''یہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ساتھ جڑ کر دیگر مذاہب سمیت ہم نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو بھی مسیح و مہدی کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔'' انشاء اللہ

تقریر امیر صاحب جرمنی

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء کے تیسرے روز اجلاس اوّل میں ''واقعہ لاہور کے بعد موجودہ صورت حال'' (تاثرات) کے موضوع پر اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں مومنوں کو ہدایت ہے کہ صبر اور صلوٰۃ سے اللہ کی مدد مانگیں۔ لاہور میں احمدیوں پر ظلم کے بعد جو خطبہ حضور انور نے دیا ہے اُس میں بھی صبر کی تلقین کی ہے، دُعا کی تلقین کی ہے۔ اور حضور انور کے ارشاد کے مطابق ہمیں پاکستان کے احمدیوں کے لیئے دُعا کرنی چاہیئے۔

اس واقعہ کے بعد دُنیا بھر کے احمدیوں کا ردِّ عمل ہمارے سامنے ہے۔ یعنی غم کے تاثرات اُبھرے ہیں۔ متاثرہ احمدیوں نے صبر اور دُعاؤں کا مظاہرہ کیا ہے جو ہمارے لیئے نمونہ ہے۔ اِس سے پوری دُنیا کے احمدیوں میں یہ قوت ایمانی اور جذبہ ابھرا ہے کہ جب بھی وقت آئے گا ہمارا ذرّہ ذرّہ قربان ہونے کے لیئے تیار ہوگا۔ یہ مثال قرون اولیٰ کے بعد پھر زندہ ہوئی ہے۔ لاہور میں دونوں مساجد کے احمدیوں نے ثابت کر دیا کہ جب موقع آیا وہ ثابت قدم رہے، غم کا مقابلہ صبر سے کیا۔

مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم سے حوالہ دیتے ہوئے مومنوں پر آنے والی آزمائش کا ذکر کیا۔ جس میں وہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ اور اسی طرح ہمارے بھائیوں نے کیا۔ انہوں نے بے صبری نہیں دکھائی۔ رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ وہ نہ صرف خود آخر وقت تک درود شریف پڑھتے رہے بلکہ اپنے بھائیوں کو تسلی بھی دیتے رہے۔ قرآن کے مطابق یہ شہداء زندہ ہیں نہ کہ مردہ۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہم اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیہِ راجعون پڑھتے ہیں۔ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔

مکرم امیر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی تعریف پڑھ کر سنائی اور اس کی روشنی میں لاہور کے واقعہ کو بیان کیا۔

آپ نے فرمایا! پاکستان میں اِس ظلم کے خلاف آواز اُٹھی ہے۔ بعض نے اقرار کیا کہ ہم ماضی میں ہونے والے ظلم پر خاموش رہے۔ اس واقعہ سے پاکستان کے بہت سے لوگوں کو احمدیت کا تعارف حاصل ہوا۔ ہم جانتے ہیں کہ احمدیوں کا خدا کی راہ میں بہایا ہوا کوئی ایک خون کا قطرہ بھی رائیگاں نہیں جائے گا۔ پاکستان کے ان احمدیوں نے ثابت کر دیا کہ وہ حقیقی اسلام پر کاربند ہیں اور اسے دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ شہداء نے جو وہاں آپس میں محبت کا مظاہرہ کیا ہمیں بھی اپنی زندگیوں میں ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

''محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں'' کہنا آسان ہے مگر اس پر عمل بہت مشکل کام ہے۔ ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کریں، صبر کا مظاہرہ کرنا سیکھیں۔ آپس کے تعلقات بہتر کریں، بدظنی، حسد وغیرہ نہ کریں۔ یہ نہ بھولیں کہ دوسرے ملکوں میں ہمارے بھائی کس مشکل سے گزر رہے ہیں۔ پاکستان میں تبلیغ کرنا جان پر کھیلنے کے مترادف ہے۔ یہاں ہمیں آزادی ہے۔ ہمارا وقت ضائع نہ ہو، عبادت کو نہ بھولیں۔

پرسوں ایک طالب علم نے حضور انور سے سوال کیا تھا کہ کیا اسلام احمدیت کی کامیابی تیسری عالمگیر جنگ کے بغیر ممکن ہے۔ حضور نے فرمایا تھا کہ ہماری ذمہ داری ہے کہ دوسروں کو اِس مصیبت سے بچائیں۔ تیسری جنگ کا خطرہ منڈلاتا ہوا نظر آ رہا ہے مگر دُعائیں جاری رکھیں۔

امیر صاحب نے فرمایا! میں دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ لاہور کے واقعہ نے ثابت کر دیا ہے کہ ہمیں کسی دُشمن سے خوف نہیں ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ صداقت عطا کی ہے جو ہر عقل کو اپیل کرتی ہے۔ ہم نے بے شمار نشان دیکھے ہیں۔ اب تذبذب میں رہنے کا وقت نہیں ہے۔ ہمیں ان ممالک میں اپنے بھائیوں کو صداقت کا پیغام پہنچانا ہوگا۔ دُعاؤں کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ ہونا چاہیئے۔ ان ممالک نے جو ترقی کی وہ مقام ہم بھی حاصل کر سکتے ہیں اگر ہم تقویٰ میں ترقی کریں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کریں تو وہ ہماری مدد کرے گا، مگر جب ہم بے لوث خدمت کے لیئے تیار ہوں گے۔ اگر ہم صحیح عمل کریں گے، عبادت کریں گے تو دوسروں کے لیئے نمونہ بنیں گے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مخالفت تو ہوگی مگر فتح اور نصرت اسلام کے حق میں مقدر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ

باقی صفحہ ۳ پر

ہانوفر جماعت نے گوردوارہ میں امام وقت کا پیغام پہنچایا

مورخہ 19 دسمبر 2011ء کو خاکسار اور ہانوفر اوسٹ کی عاملہ کے اراکین نے طے شدہ پروگرام کے تحت سکھوں کے گوردوارہ کا دورہ کیا۔ان کے بیس کے قریب ارکان وہاں موجود تھے۔ہم نے عبادت گاہ کے حوالہ سے ان سے کچھ سوالات کیئے ۔جوابات کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا نیز یہ بھی بتایا کہ آپ کے بزرگ بابا گورونانک کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے ایک طویل نظم ''چولہ بابا نانک ؒ '' لکھی ہے ۔اُن کی خواہش پر خاکسار نے دو اشعار پڑھ کر سنائے۔انہوں نے درخواست کی کہ ہمیں یہ نظم بھجوائیں ۔اس کے بعد ہم نے انہیں مسجد آنے کی دعوت دی جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ جناب ستونت سنگھ جو یورپ بھر میں گانگرس کے سربراہ ہیں اور آئندہ امرتسر میں انتخاب میں حصّہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں ، سے بات چیت کرتے ہوئے انہیں قادیان میں جماعت کے بارہ میں بتایا مزید امن کی کوششوں کے بارہ میں بھی بات چیت ہوئی۔

(رپورٹ ۔امتیاز احمد صدر جماعت ہانوفر اوسٹ)

☆ ☆ ☆

بقیہ۔ آلٹن ہائیم وزٹ

جماعت **Fulda Ost** میں ۲۳ دسمبر کو انصاراللہ تنظیم کے زیرِ انتظام ایک آلٹن ہائم کا وزٹ کیا گیا۔ پھول اور پودے بوڑھے لوگوں میں تقسیم کئے گئے ۔ایک وقف نو بچی نے جماعت کی طرف سے مبارک باد کا خط پڑھ کر سنایا۔ایک دوسری وقفِ نو بچی نے محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش کی Regen Mond کتاب سے نظم پڑھ کر سنائی جسے تمام عملہ اور بوڑھے افراد و خواتین نے بہت پسند کیا اور خوشی کا اظہار کیا اور دوبارہ آنے کی دعوت بھی دی ۔اس گروپ میں انصار، خدّام،لجنہ و ناصرات نے شمولیت اختیار کی۔

جماعت **Neu Isenburg** نے پہلے آلٹن ہائم کی انتظامیہ سے مل کر جماعت کا تعارف کروایا ،افراد سے ملاقات کی تاریخ اور وقت طے کیا گیا اور پھر ۲۱ دسمبر کو آلٹن ہائم کا وزٹ کیا۔ بچوں نے بوڑھے افراد کو پھول پیش کئے۔کرسمس کی مناسبت سے تصاویر اور مختلف تحائف پیش کئے۔تقریباً ۶۰ ؍افراد کو یہ تحائف وغیرہ پیش کئے جو کہ انہوں نے بہت پسند کئے اور خوشی کا اظہار کیا۔

جماعت **Rüdesheim** کے ملک شفیق صاحب کو برگر ماسٹر روڈس ہائم کی دعوت پر ان کے ساتھ ۱۸ دسمبر کو آلٹن ہائم میں پھول تقسیم کرنے کا موقع ملا، پہلے تو انتظامیہ کی مدد سے صرف ۲۶ لوگوں کو تحائف دیئے جو اسی شہر کے رہائشی تھے جبکہ اس ہائم میں ٹوٹل ۷۵ افراد رہتے ہیں۔ دیگر مختلف شہروں سے یہاں رہائش پذیر افراد نے محبت سے پوچھا کہ ہمارے تحفے کہاں ہیں۔ بہر حال مجلسِ عاملہ نے فیصلہ کیا اور برگر ماسٹر سے پھر ملاقات کی اور انہیں آگاہ کیا کہ ہماری تعلیم یہی ہے کہ سب افراد کا برابر کا حق ہے اس لئے آئندہ سب کو تحائف دینے ہوں گے۔اس پر برگر ماسٹر نے ہماری اس تجویز کو بہت سراہا اور جماعت کا شکریہ بھی ادا کیا۔

جماعت **Rüsselsheim West** سے عزیزم حارث احمد کاہلوں ناظم اطفال کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۵ دسمبر کو ایک آلٹن ہائم کا وزٹ کیا گیا۔گروپ میں ۲۵ اطفال و مربی اطفال محترم مبارک احمد صاحب کاہلوں اور ۲ لجنہ ممبرات شامل تھیں۔ دُعا کے ساتھ اس دورہ کا آغاز کیا گیا۔معمرّ افراد سے ملاقات کے وقت معیارِ صغیر کے ۴ بچوں نے ترنم کے ساتھ نظم پڑھی۔ بچوں نے بوڑھوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے تو کچھ بوڑھی عورتیں رو پڑیں کہ ایک لمبے عرصے سے کوئی ملنے نہیں آیا اور وہ کرسمس پر اکیلی تھیں۔ ہماری ۲ لجنہ نے انہیں دلاسہ دیا۔۳ منزلہ اس آلٹن ہائم میں بوڑھے لوگوں میں گلاب کے پھول اور ,,محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں'' کے فلائرز تقسیم کئے۔ان افراد نے ہمارا شکریہ ادا کیا اور ہمیں دُعائیں دیں۔خاکسار نے ان افراد کو جماعت احمدیہ سے متعلق آگاہ کیا۔انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے لئے بہت خوش قسمت دن ہے کہ آپ جو جماعت احمدیہ کے ممبران ہیں، ہمارے پاس آئے اور درخواست کی کہ آئندہ بھی آپ یہاں آئیں۔

جماعت **Berne** میں بھی احباب نے آلٹن ہائم کا وزٹ کیا جس میں بوڑھے لوگوں کو پھول پیش کئے گئے اور سٹاف کو ایک عدد گلدستہ پیش کیا گیا۔

جماعت **Bremen** میں ۲۱ دسمبر کو ۴ انصار اور ۵ اطفال نے ایک آلٹن ہائم کا وزٹ کیا جس میں ۶۰ بوڑھے لوگوں کو پھولوں کا تحفہ دیا گیا اور ان کا حال احوال پوچھا گیا۔اسی طرح ایک اور آلٹن ہائم میں ۳ لجنہ اور ۶ ناصرات کو جانے کا موقع ملا جس میں ۵۰ لوگوں کو پھولوں کا تحفہ دیا گیا اور ان کا حال احوال پوچھا گیا۔دونوں جگہ جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ان کی انتظامیہ نے اس پروگرام کو بہت سراہا۔۲۳ دسمبر کے Weser-Kurier اخبار نے خبر بھی شائع کی۔

جماعت **Köln Ost** میں احباب نے مورخہ ۲۵ دسمبر کو ایک آلٹن ہائم کا وزٹ کیا جہاں بوڑھے افراد کی تعداد تقریباً ۸۰ تھی۔ان میں پھول تقسیم کئے گئے۔

Oberursel میں جماعت کے ۵ ؍افراد نے ۲۳ دسمبر کو آلٹن ہائم کا وزٹ کیا اور پھول تقسیم کیئے۔

جماعت **Bielefeld** نے شہر کے ایک آلٹن ہائم کی انتظامیہ سے رابطہ کرکے وہاں کا وزٹ کرنے کی اجازت مانگی۔کافی گفت وشنید کے بعد انتظامیہ نے اجازت دے دی اور مقررہ دن جب آلٹن ہائم کا وزٹ کیا گیا تو ماحول اجنبی تھا لیکن جماعت احمدیہ کے تعارف کے بعد ان لوگوں نے سوالات کیئے تو جوابات کے ساتھ ساتھ ماحول اجنبیت سے اپنائیت میں بدل گیا ۔آلٹن ہائم والوں نے کرسمس کے حوالے سے ایک نظم پیش کی اور ہمیں بھی کہا کہ تم بھی سناؤ۔اس پر ایک خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے ,,لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں'' ترنم سے پڑھ کر سنائی جس کو اُن سب نے بہت پسند کیا۔حاضری ۱۲ تھی۔

جماعت **Renningen** کے صدر جماعت مکرم محمد سلیم ضیاء صاحب لکھتے ہیں کہ ۲۴ دسمبر کو ۴ شہروں کے آلٹن ہائمز میں احباب گئے۔ ۳۷۵ ؍افراد کو پھول پیش کئے گئے ، نئے سال کی مبارک باد دی اور جماعتی تعارف کروایا

جماعت **Reutlingen** میں لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی ٹیموں نے آلٹن ہائم کا وزٹ کیا اور بوڑھے افراد میں پھول، چاکلیٹ وغیرہ پیش کئے

(ملخص رپورٹ مختار احمد اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی)

مسلمان اور کرسچن بچوں کا مذاہب کے بارہ میں تبادلہ ءخیالات

یورپ میں جہاں مذہب کو نوجوان نسل کوئی خاص اہمیت نہیں دیتی ، مذہبی گفتگو کے مواقع میّسر آنا ایک مشکل امر ہے۔فرنکن برگ شہر کے گرجے کے پادری نے خاکسار کو فون کیا اور بتایا کہ ۱۴ دسمبر کو چرچ میں ایک پروگرام کے تحت ہمارے بچے اکٹھے ہو رہے ہیں ہماری خواہش ہے کہ احمدی بچے بھی شامل ہوں ۔اس طرح سب آپس میں تبادلہء خیالات بھی کر سکتے ہیں۔خاکسار نے ان کی دعوت قبول کرلی۔ جب مقررہ وقت پر ہم چرچ پہنچے تو ہال بچوں اور ان کے والدین سے بھرا ہوا تھا۔ کچھ اخباری نمائندگان بھی موجود تھے۔

پادری صاحب نے جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے کہا جماعت احمدیہ مسلمانوں میں ایک امن پسند جماعت ہے اور یہ صرف اس کا دعویٰ ہی نہیں ہے بلکہ اس میدان میں مصروف عمل ہے۔انہوں نے یہاں جلسہ پیشوایان مذاہب کے انعقاد سے مختلف مذاہب کو امن کا پلیٹ فارم مہیا کیا۔ یہ اس شہر میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلا پروگرام تھا۔اسی لیئے آج کے پروگرام میں شمولیت کے لیئے میری نظر انتخاب ان پر پڑی۔اس کے بعد انہوں نے مجھے کچھ کہنے کی دعوت دی۔خاکسار نے پہلے تو دعوت کا شکریہ ادا کیا پھر اُن کے ہمارے بارہ میں اچھے خیالات کے اظہار کا۔اس کے بعد بچوں کی تربیت کے طریقہ کار کے بارہ میں کچھ بتایا۔حاضرین کو بچوں کے ماہانہ اجلاس میں شمولیت کی دعوت دی۔اس کے بعد بچوں کا آپس میں سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔کچھ سوال ہمارے بچوں نے کیئے اور کچھ انہوں نے۔ جہاں بچے جواب نہ دے سکتے ،ہم بھی اور پادری صاحب بھی ساتھ ساتھ ضرورت پڑنے پر مدد کرتے رہے۔ ہمارے بچوں نے بتایا کہ گھر میں بچوں کا رویہ کیسا ہونا چاہیئے، ماں باپ سے حسن سلوک اور ان کی عزت کرنی ضروری ہے،سر کیوں ڈھانپنا ضروری ہے،اسلام میں روزہ رکھنے کا طریق وغیرہ۔محترمہ نرگس اسجد صاحبہ نے بھی صلیب کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔

اخبار نے تفصیل سے خبر دی اور الگ سرخی کے تحت جماعت کا تعارف کروایا۔ نیز لکھا کہ دو مرتبہ کرسچن بچے لاجواب ہو گئے جس پر پادری صاحب کو مدد کرنی پڑی۔ احمدی مسلمان بچوں کا پلہ بھاری رہا۔للہ کے فضل سے اس طرح بغیر مالی اخراجات کے اسلام احمدیت کا پیغام

(رپورٹ ۔مظفر احمد ظفر صدر جماعت)

بقیہ۔ خلاصہ تقاریر

خدا تعالیٰ کی توحید اور پیار جماعت احمدیہ کے ذریعہ غالب آئے گا البتہ ہمیں قربانیاں دینی پڑیں گیں۔

مکرم امیر صاحب نے نوجوانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا! نوجوان اپنا وقت ضائع کرتے ہیں ۔میری درخواست ہے کہ اللہ کی راہ میں وقت صرف کریں،تعلیم کی طرف توجہ دیں ۔دولت کے لیئے نہیں بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لیئے۔اپنی نیت درست کریں۔تبلیغ میں لگ جائیں۔ایک احمدی کی غلط بیانی یا آپس کے سلوک میں سرد مہری ہم پر بہت بھاری ہوتی ہے۔صرف غیر ارادی طور پر کسی غلط حرکت کا سرزد ہو جانا قابل معافی ہے۔ ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ احتیاط سے کام لے گا۔ جماعت ایک جسم کی طرح ہے ۔ایک حصّہ کا اثر دوسرے پر بھی پڑتا ہے۔غلط حرکات کا درد حضور انور بھی محسوس کرتے ہیں۔ہمیں اپنے انفرادی تکبّر (انانیت) کو دبانا ہو گا۔ہم اطاعت اور فرماں برداری سے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں۔

امیر صاحب نے لاہور کے زخمیوں وشہیدوں پر گزرنے والے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کا عمل یہ بتا رہا تھا کہ وہ ایک عظیم مقصد کے لیئے جان دے رہے ہیں۔ہمیں اپنی زندگیوں میں بھی ایسے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو ثمر آور کرے۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے خطبہ جمعہ سے کچھ اقتباسات پڑھے ۔حضورؒ نے 1977ء میں فرمایا تھا ''مسکراتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ اور قوتِ ایمان ایک نعمت ہے جو خدا نے تمہیں عطا کی ہے۔خدا کے بندے سے وہ پیار کرو جسکا خدا نے اُسے مستحق بنایا ہے۔غرور نہ کرو، گالی کا جواب گالی سے نہ

عرش کانپ اٹھتا ہے عرشی آہ سے مظلوم کی
آپ بن جائیں نہ عبرت کا نشاں کچھ کیجئے

Vol. 16 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 2

,Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, , Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:032121357349, Email: akhbar3@yahoo.com

سچّے مذہب کی تلاش میں طلباء کی مسجد "بیت العلیم" میں آمد

(Würzburg) ویوُرس برگ شہر کی انتظامیہ کے ترتیب دیئے گئے ایک Schuttel Tour پروگرام میں تمام سکولوں کے طلباء کو دعوت دی گئی تھی کہ سکھوں، عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں کے عبادت گھروں میں جاکر اُن کے مذاہب کے بارے میں معلومات حاصل کیں جائیں اور موازنہ کیا جائے۔تمام سکولوں سے 63 طلباء تیار ہوکر ہماری مسجد بیت العلیم میں مورخہ ۲۰ دسمبر کو آئے۔کھانے کا پروگرام بھی تھا۔جب طلباء کی بس بیت العلیم پہنچی تو اُن کو خوش آمدید کہا گیا۔تمام طلباء جوتیاں اُتار کر مسجد میں داخل ہوئے اور مسجد کے قالین پر بیٹھ گئے۔مرکز سے اس پروگرام کے لئے محترم مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ اور مکرم محمد حماد Härter صاحب نیشنل ایڈیشنل سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین تشریف لائے۔ پروگرام ۱۲ بجے شروع ہوا ، دورانیہ ۲ گھنٹے تھا۔محترم حماد صاحب نے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا اور ترجمہ پیش کیا۔اس کے بعد سامنے قالین پر بیٹھے ہوئے احباب اور شہر کی انتظامیہ کی انچارج کا تعارف کروایا۔پھر اسلام واحمدیت کا تعارف کروایا۔طلباء نے سوالات شروع کیئے جن کے جوابات مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ نے دیئے۔ سوالات کچھ اس طرح تھے کہ باقی تمام مسلمان فرقے آپ کو غیر مسلم سمجھتے ہیں۔اس کی کیا وجہ ہے؟ نمازوں کے اوقات پر بات ہوئی کہ اس کی کیا اہمیت ہے؟ پھر یہ کہ عورتیں کیوں مسجد میں عبادت کے لیئے نہیں آتیں؟

مکرم مربی صاحب نے تمام سوالات کے جوابات قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی سیرت اور احادیث سے بڑی تفصیل اور روز مرہ کی مثالوں سے دیئے۔اور مہمانوں نے اس مجلس سے جہاں اسلام کے خلاف عام طور پر معاشرہ میں پائے جانے والے عتراضات سے اپنے ذھنوں کو صاف کیا وہاں پر وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ایک دلربا تصویر لے کر گئے۔

۔آخر پر شہر کی انتظامیہ کی نمائندہ عورت نے جماعت احمدیہ کی انتظامیہ کا اور مربی صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ہمیں ٹائم دیا اور اب کھانا بھی پیش کررہے ہیں۔آخر پر اس چیز کا اظہار کیا کہ شہر کی انتظامیہ چاہتی ہے کہ نوجوان نسل کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس شہر کے سائے تلے کتنے مذاہب کے لوگ بستے ہیں۔پھر ایک چھوٹا سا پودا اور چاکلیٹ تحفے کے طور پر پیش کئے۔آخر پر مربی صاحب نے نماز باجماعت پڑھائی جسے وہ سب دیکھتے رہے اور اس کے بارہ میں بھی انہوں نے سوالات کئے۔

(رپورٹ۔احسان الحق صدر جماعت **Würzburg**)

احمدیہ مساجد میں عوام کی کثرت سے آمد، اسلام کے بارہ میں سوالات

لوکل امارت Hamburg میں یکم دسمبر کو طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک گروپ مسجد فضل عمر میں آیا جن کی تعداد ۱۵ تھی اور اسلام اور احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔محترم حنان احمد باجوہ صاحب نے جماعت اور اسلام کے متعلق مختصراً تعارف کروایا۔ان کے سوالات عورت کے مقام اور اسلام و تشدّد سے متعلق تھے۔اس موقع پر مکرم لئیق احمد صاحب منیر مربی سلسلہ نے ان کے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ ان کو اس بات سے حیرت ضرور ہوئی کہ میڈیا سے جو سنتے ہیں وہ اسلام کی تعلیم نہیں ہے۔یہ پروگرام تقریباً ۲ گھنٹے جاری رہا۔

اسی طرح ۳ دسمبر کو ۲۰ طلباء معہ ایک ٹیچر مسجد فضل عمر میں تشریف لائے۔اسلام واحمدیت کا انہیں تعارف کروایا گیا اور اسلام کا دوسرے مذاہب کے ساتھ فرق ،کی وضاحت بھی کی گئی۔ان کے سوالوں کے جوابات محترم لئیق احمد صاحب منیر مربی سلسلہ نے دیئے اور وضاحت کی کہ اسلام ہی اب وُہ مذہب ہے جو دُنیا میں امن قائم کرسکتا ہے۔آخر میں ان سب کے لئے ضیافت کا انتظام تھا۔یہ پروگرام تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا ۔

مورخہ ۱۷ دسمبر کو طے شدہ پروگرام کے مطابق Evanglisches Kirsche سے ۸ خواتین پر مشتمل ایک گروپ مسجد فضل عمر میں آیا۔ان میں ایک Pastorin بھی شامل تھی۔اس موقع پر لجنہ کی طرف سے صدر صاحبہ لجنہ اور ان کی کچھ کارکنان موجود تھیں۔جنھوں نے انہیں جماعت کا تعارف کروایا اوران کے سوالوں کے جوابات دیئے۔خدا کے فضل سے بہت اچھا تاثر لے کر گئیں۔ان کی ضیافت کا انتظام بھی لجنہ اماء اللہ نے کیا۔

جماعت Bremenhaven میں یکم دسمبر کو IGS Vahrrenheide سکول کے ۱۸ طلبا ہمراہ ۲ اساتذہ کے اور ۱۶ دسمبر کو Passivstudiums سے متعلقہ ۳۸ معمّر افراد اپنے ایک سربراہ کے ہمراہ سمیع مسجد میں تشریف لائے۔سوال وجواب بھی ہوئے اور ریفریشمنٹ بھی دی گئی۔

جماعت فلڈا اوسٹ میں ۱۴ دسمبر کو فلڈا مارین گیمنا زیم سکول کی ساتویں کلاس کی ۲۲ طالبات اور ایک خاتون ٹیچر نے نماز سینٹر فلڈا کا وزٹ کیا۔اس پروگرام کا انتظام لجنہ اماء اللہ فلڈا اوسٹ نے کروایا۔سیکرٹری تبلیغ محترمہ عائشہ محمود صاحبہ نے جماعت احمدیہ اور اسلام کا تعارف کروایا۔نیز لجنہ کی تنظیم اور اُن کے کاموں کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔آخر میں طالبات کے سوالوں کے جوابات دیئے جو کہ عمومی طور پر عورتوں سے متعلق تھے۔۲ خواتین نے کیک بنا کر دیئے۔جن سے مہمانوں کی تواضح کی گئی۔اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر مفت لٹریچر اور **die Reform** سب کو دیا گیا۔

مورخہ ۱۲ دسمبر کو ائیر ٹاسک کے ۱۰/افراد طاہر مسجد میں تشریف لائے۔عزیزم عبدالوحید نے مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ کی مدد سے "اسلام میں امن کا تصور" کے موضوع پر لیکچر دیا۔پھر سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔بعد میں مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے جس خوبصورتی سے اپنا نقطہءنظر بیان کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔

اسی طرح مورخہ ۷ ادسمبر کو عزیزم مطہر احمد باجوہ کی دعوت پر ۱۲ ویں کلاس کے ۱۵ طلباء ہمراہ اپنے ٹیچر تشریف لائے Integration کے موضوع پر سوال وجواب ہوئے۔ ۱۷ دسمبر کو ہی آلٹن ہائم کی انتظامیہ کے ۴ جرمن افراد بھی تشریف لائے۔اسلام میں عورتوں کے حقوق اور امن کا تصور پر بات چیت ہوئی۔سب مہمان لٹریچر لے کر گئے۔

جرمنی کے شب و روز

ترجمہ وتلخیص۔محمد یونس بلوچ

سالِ نو کے موقع پر جرمن چانسلر کا پیغام

جرمن چانسلر میرکل نے کہا کہ گزشتہ ساٹھ برسوں کی شدید ترین مالیاتی اور اقتصادی مشکلات کے باوجود دو ہزار دس جرمنی کیلئے ایک اچھا سال رہا اور کسی بھی دوسرے ملک کے مقابلے میں جرمنی زیادہ اچھے طریقے سے اِس بحران پر قابو پانے میں کامیاب رہا۔اُنہوں نے زور دے کر کہا کہ جرمنی میں بے روزگاروں کی تعداد اتنی کم ہوگئی ہے، جتنی کہ تقریباً بیس برسوں میں پہلے کبھی نہیں تھی۔

اُنہوں نے کہا کہ ملک کو ایسے انسانوں کی ضرورت ہے جو حالات کو بہتر بنا سکتے ہوں۔اور جن کے پاس کوئی خاکہ ہو اور اُسے عملی شکل دینے کا جذبہ بھی ہو۔

میرکل نے کہا کہ نئے سال میں اور بھی زیادہ افراد کو روزگار کی فراہمی اُن کی حکومت کا اہم ترین ہدف ہوگا۔ اِس کے ساتھ ساتھ صحت کے شعبے میں بھی سہولتیں بہتر بنائی جائیں گی۔

اپنے پیغام کے آخر میں چانسلر میرکل نے کہا کہ وہ جرمن عوام اور اُن کے اہل خانہ کو نئے سال کی مبارکباد دیتی ہیں اور یہ دُعا کرتی ہیں کہ 2011ء اُن کے لئے صحت، طاقت، اطمینان اور خدا کی رحمت لے کر آئے۔

جرمن شہریوں کا موٹاپا، سرطان کا بڑا سبب

جرمنی میں سرطان پر تحقیق کرنے والے قومی ادارے کی تازہ تحقیق کے مطابق ضرورت سے زائد موٹے افراد کی خوراک کی نالی، لبلبے، گردے اور چھاتی میں سرطان ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ہائیڈل برگ یونیورسٹی کے پروفیسر اوٹمار ویزٹلر کے مطابق جرمنی میں اوسطاً ہر سال سرطان کے مرض میں مبتلا ساڑھے چار لاکھ شہری علاج کے لئے رجوع کرتے ہیں۔

نیا سال نئی اُمیدیں نئی ترقیاں

یکم جنوری سے کچھ قوانین نئے لاگو ہوں گے جیسا کہ لازمی ہیلتھ انشورنس۔Ges انشورنس کمپنی کے چارجز اس مد میں شرح فیصد 14,9% سے بڑھ کر 15,5% ہوگئی ہے، ماہانہ تنخواہ اگر 2000 یورو ہے تو تقریباً 7 Euro زائد کٹوتی ہوگی۔ بنکوں کی خود کار مشینیں رقم نکلوانے کی جو فیس لیتی ہیں وہ سکرین پر دکھائیں گی اور صارف خود فیصلہ کرے گا کہ وہ رقم اسی بینک کی مشین سے نکالے یا دوسرے بینک سے جہاں فیس کم ہو۔

نئے جین کی دریافت

جرمنی کے شہر بون اور ڈوزل ڈورف کے سائنسدانوں نے انسانی بالوں کے گرنے کا باعث بننے والے ایک اہم جین کو دریافت کرلیا ہے۔

ان ماہرین کی طرف سے کی گئی تحقیق کے دوران انسانی جسم کے پانچ لاکھ حصوں کا مشاہدہ کیا گیا جس دوران معلوم ہوا کہ بالوں کے گرنے کے عمل میں ایک خاص جین اہم کردار ادا کرتا ہے اور ایک نارمل انسان کے مقابل میں یہ جین گنجے پن کے شکار افراد میں زیادہ پایا جاتا ہے۔سن 2005ء میں انہیں سائنسدانوں نے جنیٹکس کے اصول کے تحت کام کرنے والے ایسے انسانی جینز کو بھی دریافت کیا تھا جو باپ اور بیٹے کے بالوں میں یکسانیت کا باعث بنتے ہیں۔

مچھلی سے دماغی قوت میں اضافہ

ایک نئی سائنسی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہفتہ میں کم ازکم ایک مرتبہ مچھلی کھانے سے عمر کے ساتھ دماغی قوت میں آنے والی پستی میں نمایاں کمی واقعہ ہوتی ہے۔ اس تحقیق میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ مچھلی میں پائی جانے والی اومیگا تھری فیٹی کا ذہنی قوت کی بڑھوتی یا کمی سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ پہلے سمجھا جاتا تھا۔تاہم مچھلی میں پائے جانے والے کچھ دیگر عوامل ذہنی قوت میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

(اخذ کردہ اخبار رائین مائین، Süddeutsche,F.N.P, Deutsche Welle)